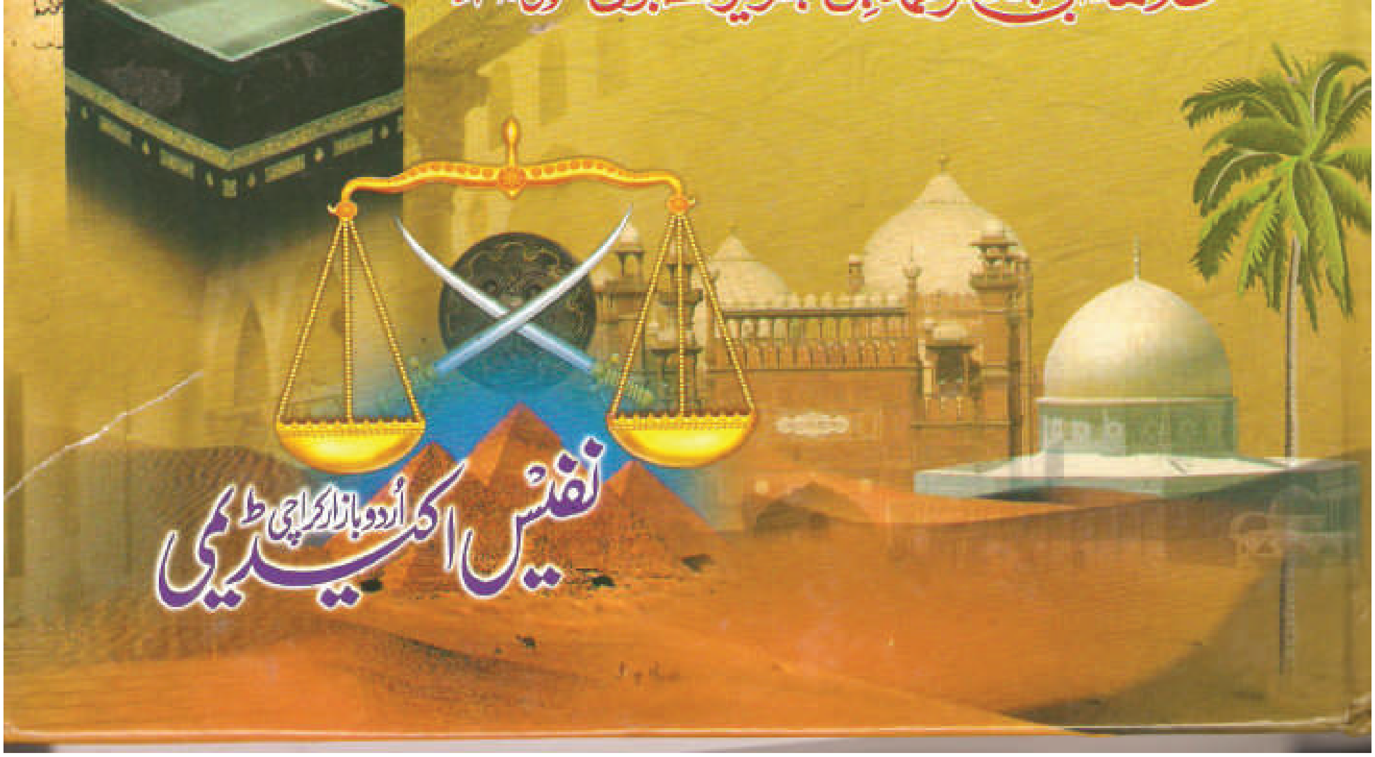
تاریخ طبری

تاریخ الامم والملوک

جلد دوم

حضور نبی کریم ؐ سے لے کر خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق ؓ تک

تصنیف:
علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ



نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

تاریخ طبری

تاریخ الامم والملوک

جلد دوم

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمدؐ بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حصہ اوّل

ترجمہ: سید محمد ابراہیم (ایم۔اے) ندوی ◉ ترتیب وتبویب: شبیر حسین قریشی (ایم۔اے)

تاریخ اسلام کے قدیم ترین اور مستند مؤرخ علامہ محمد بن جرید الطبری کی تاریخ الامم والملوک جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کی تمام تفصیلات معتبر اور اصل راویوں تک مکمل سلسلۂ اسناد کے ذریعہ بیان کی گئی ہیں یہی وہ نایاب تاریخ ہے جو زمانہ قدیم سے لے کر عصر حاضر تک سیرت مبارکہ کی معتبر اور مستند ماخذ رہی ہے تاریخ اسلام کے تمام مؤرخین نے اسی سے خوشہ چینی کی ہے۔

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

پڑے اور قتل کر دیے گئے۔ انصار میں سے سراقہ بن الحارث بن عدی بن عجلان شہید ہوئے۔ اشعریوں میں سے ابو عامر الاشعری شہید ہوئے۔

جنگ کے بعد تمام قیدی اور مال غنیمت جمع کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ مسعود بن عمرو القاری مال غنیمت کے امین تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے یہ تمام قیدی اور مال جعرانہ میں محفوظ کر دیا گیا۔

جب شکست خوردہ ثقیف طائف آئے انہوں نے شہر کے اندر آ کر اپنی حفاظت کے لیے شہر کے دروازے بند کر لیے اور جنگ کے لیے تمام تدابیر اختیار کیں۔ عروہ بن مسعود اور عیلان بن مسلمہ جو جرش میں تھے اور دبابوں میں ضبور اور منجنیقوں کا بنانا سیکھ رہے تھے نہ حنین کی جنگ میں شریک ہوئے اور نہ طائف کے محاصرہ میں۔

طائف کا محاصرہ:

عروہؓ سے مروی ہے کہ حنین سے واپس ہوتے ہی فوراً رسول اللہ ﷺ طائف گئے اور وہاں آپؐ اور صحابہ نصف ماہ اہل طائف سے لڑتے رہے۔ ثقیف فصیل کے پیچھے لڑتے رہے۔ اس اثناء میں ان کا ایک شخص بھی حصار سے باہر آ کر نہ لڑ سکا۔ طائف کے گرد جس قدر آبادی تھی وہ سب اسلام لے آئی اور ان کے وفود نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر بیعت کر لی رسول اللہ ﷺ طائف سے پلٹ آئے آپ نے صرف نصف ماہ ان کا محاصرہ رکھا واپسی میں آپؐ نے جعرانہ میں منزل کی جہاں حنین کے قیدی محبوس تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہوازن کی چھ ہزار عورتیں اور بچے قید تھے۔ آپؐ کے جعرانہ واپس آنے کے بعد ہوازن کے جرگے جواب سب کے سب اسلام لا چکے تھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپؐ نے تمام عورتوں اور بچوں کو آزاد کر دیا اور اب ذوالقعدہ میں عمرہ کا احرام باندھا پھر آپؐ مدینہ میں واپس آ گئے۔ آپؐ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ پر اپنا نائب مقرر فرمایا اور حکم دیا کہ تم اس سال حج کراؤ' اسلام کی تعلیم دو اور ہدایت کی جو حج کرنے آئے اسے کامل امان دی جائے۔ اس انتظام کے بعد آپؐ مدینہ چلے آئے۔ یہاں ثقیف کے جرگے آپؐ کے پاس آئے اور انہوں نے اس شرط پر معاہدہ کیا جس کا ذکر آ چکا ہے انہوں نے آپ ﷺ کی بیعت کی اور وہ عہد نامہ صلح لکھا جو ان کے پاس موجود ہے۔

اسلام میں پہلا قصاص:

عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ حنین سے طائف جاتے ہوئے آپؐ نے نخلیۃ الیمانیہ کا راستہ اختیار کیا وہاں سے قرن اور ملیح ہوتے ہوئے لیہ کے بحرۃ الرغاء آئے۔ یہاں آپؐ نے مسجد بنوائی اور اس میں نماز پڑھی اور اسی مقام بحرۃ الرغاء میں آپؐ نے ایک شخص کو قصاص میں قتل کیا۔ اسلام میں یہ پہلا قصاص تھا۔ بنولیث کے ایک شخص نے بنی ہذیل کے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ آپؐ نے قاتل کو قتل کر دیا۔ آپ لیہ میں فروکش تھے آپؐ نے مالک بن عوف کے قصر کے انہدام کا حکم دیا اور وہ ڈھا دیا گیا۔ یہاں سے بڑھ کر آپؐ ضیقہ نامی ایک راستے سے چلے اس راہ میں پہنچ کر آپؐ نے اس کا نام دریافت کیا۔ لوگوں نے کہا اسے ضیقہ (تنگ اور دشوار گزار) کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ یسریٰ (سہل) ہے۔ اب آپ نخب آئے اور ایک بیری کے نیچے جس کا نام سادرہ تھا فروکش ہوئے۔ یہ درخت ثقیف کے ایک شخص کے کھیت کے قریب واقع تھا۔ آپؐ نے اس سے کہلا کر بھیجا کہ تم میرے پاس چلے آؤ ورنہ تمہاری زراعت کو برباد کر دوں گا۔ اس نے آنے سے انکار کیا آپؐ نے اس کی زراعت کو اجڑوا دیا۔

صحابہ پر پتھروں کی بوچھاڑ:

یہاں سے بڑھ کر آپؐ طائف کی فصیل کے بالکل قریب آ گئے اور وہیں آپؐ نے اپنا پڑاؤ ڈالا' چونکہ فرودگاہ فصیل کے بالکل قریب تھی بہت سے صحابہ تیروں کا نشانہ بن گئے' تیر مسلمانوں پر کام کرتے تھے اور مسلمان شہر کے دروازہ کی بندش کی وجہ سے ان تک پہنچ نہیں سکتے تھے۔ جب کئی صاحب تیروں سے شہید ہو گئے آپؐ نے اپنا پڑاؤ وہاں سے اٹھا کر اسے اس جگہ قائم کیا جہاں اب تک طائف میں آپ کی مسجد بنی ہوئی ہے۔ آپؐ نے چودہ پندرہ راتیں اہل طائف کا محاصرہ رکھا۔ اس موقع پر آپ کی بیویوں میں سے دو عورتیں ام سلمہ بنت ابی امیہ اور ایک دوسری اور آپؐ کے ہمراہ تھیں۔ دوسری کے متعلق واقدی کا بیان ہے کہ وہ زینب بنت جحشؓ تھیں۔ ان دونوں کے لیے دو خیمے لگائے گئے تھے۔ ان کے بیچ میں آپ نماز پڑھتے تھے اور جب تک آپؐ وہاں مقیم رہے اسی جگہ نماز پڑھتے رہے اسی وجہ سے جب ثقیف اسلام لے آئے ابوامیہ بن عمرو بن وہب بن معتب بن مالک نے اس جگہ مسجد بنوا دی یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس مسجد میں ایک ایسا ستون ہے کہ روزانہ جب آفتاب کی روشنی اس پر پڑتی اس میں سے آواز آتی ہے۔

مسلمانوں اور بنوثقیف میں خونریز معرکہ:

رسول اللہ ﷺ نے ثقیف کا محاصرہ کر لیا اور ان سے نہایت شدید لڑائی لڑی۔ فریقین نے ایک دوسرے پر تیراندازی کی۔ شدہ شدہ ایک روز طائف کی فصیل کے نیچے ایک عام خونریز معرکہ ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ ایک دبابہ میں بیٹھے اور پھر اسے فصیل کی طرف دھکیلا گیا۔ ثقیف نے دہکتے ہوئے لوہے کے سکے ان پر پھینکے۔ مسلمان اس دبابہ کے نیچے سے نکل کر ہٹ گئے مگر پھر ثقیف نے تیروں سے ان کو نشانہ بنایا اور اس طرح انہوں نے بہت سے آدمیوں کو مار ڈالا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ان کے انگوروں کو قطع کرنے کا حکم دیا اور لوگ اس کام میں پڑ گئے۔ اس اثناء میں ابوسفیان بن حرب اور مغیرہ بن شعبہ طائف کے قریب پہنچے اور انہوں نے ثقیف کو آواز دی کہ ہمیں امان دو ہم تم سے کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ ثقیف نے ان کو امان دے دی۔ انہوں نے قریش اور بنوکنانہ کی بعض عورتوں کو آواز دی کہ تم ہمارے پاس چلی آؤ۔ کیونکہ ابوسفیان اور مغیرہ کو اندیشہ تھا کہ وہ عورتیں بھی قید ہو کر باندیاں بن جائیں گی مگر ان عورتوں نے باہر آنے سے انکار کر دیا ان میں ایک آمنہ بنت ابی سفیان تھی جو عروہ بن مسعود کی بیوی تھی جس کے بطن سے داؤد بن عروہ پیدا ہوا تھا اور ایک دوسری عورت تھی۔

ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ طائف کے محاصرے کو جب پندرہ دن گزر گئے رسول اللہ ﷺ نے نوفل بن معاویہ الدیلی سے مشورہ کیا کہ محاصرہ کو جاری رکھنے کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ثقیف کی مثال اس لومڑی کی ہے جو اپنے بل میں چھپی بیٹھی ہو اگر آپؐ اس کے پیچھے پڑے رہیں گے اسے پکڑ لیں گے اور اگر اسے چھوڑ دیں گے تب بھی وہ آپ کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتی۔

مسلمانوں کی مراجعت:

ابن اسحٰق سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب کہ آپؐ نے طائف میں ثقیف کا محاصرہ کر رکھا تھا ابوبکرؓ بن ابی قحافہؓ سے کہا ابوبکرؓ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ مجھے مکھن سے بھرا ہوا ایک پیالہ ہدیۃً بھیجا گیا مگر ایک مرغے نے اپنی چونچ سے اس میں سوراخ کر دیا جس سے تمام مکھن بہہ گیا۔ ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نہیں سمجھتا کہ آج آپ ان کے مقابلہ میں اپنے مقصد میں